OPEN ACCESS
Biannual Research Journal
AL-ILM
Volume: 07
Issue: 02
FALL 2023

کلامِ اقبال میں مناقبِ اہلِ بیت



ISSN (P):
2618-1134
ISSN (E):
2618-1142

PRAISE OF AHL-E-BAIT IN THE IQBAL'S POETRY

Homepage URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm

Issue URL:
https://www.alilmjournal-gcwus.com/index.php/al-ilm/issue/view/13

Received:
07-03-2023
Accepted:
12-04-2023
Published:
30-12-2023

Muneer Hussain
PhD Scholar, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: muneer.hussain@gmail.com
Prof. Dr. Shahid Iqbal Kamran
Dean Faculty of Social Sciences & Humanities
AIOU Islamabad
Email: shahidkamran@yahoo.com

ABSTRACT

According to Iqbal, the Holy Prophet Muhammad ﷺ is the symbol of Islam and an ideal model for a Muslim. According to Iqbal, the claim of love for the Prophet ﷺ and following the Prophet ﷺ are obligatory. It is essential to follow his footsteps for real salvation. And this is impossible without deep love and affection for Rasulullah SAW. Following him without love for the Messenger of Allah (ﷺ) is just a pretense and like a paper flower that has no fragrance and no lasting color. No one can be a perfect believer or achieve true success without the love of the Messenger of Allah.In the light of the decrees of the Prophet ﷺ, Iqbal also understands that the love of the Prophet ﷺ requires that you have true and perfect love with your Ahl al-Bayt as well. From the study of Kalam-e-Iqbal, it is revealed that perfection in following the Qur'an and the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) is not possible without following and loving the Ahl al-Bayt. In Kalam-i-Iqbal, all the Ahl al-Bayt are mentioned loudly. The hardships endured by the Ahl al-Bayt (may Allah be pleased with them) for the propagation of the clear religion in unfavorable circumstances, and the great devotion and will to the Holy Prophet, human history is unable to provide an example of this. The Holy Qur'an has put a strong stamp on character, truthfulness, selflessness, justice and benevolence, piety and fear of God. In the current research paper, Manaqib Ahl al-Bayt has been described in the light of Kalam-e-Iqbal.

Keywords: *Iqbal, poetry, ahl-e-Bait, Manaqib*

How to Cite: Muneer Hussain, Dr. Shahid Iqbal Kamran, "کلامِ اقبال میں مناقبِ اہلِ بیت" Al-Ilm 7, no. 2 (2023): 14-27.

تعارف

ہر بڑے بڑے شاعر کی تحریر معنی و مفہوم، اثر و تاثر اور منصب و مقصد کے اعتبار سے قابل توجہ اور گہرائی و گیرائی کے اعتبار سے منفرد ہوتی ہے۔ اقبال بھی بیسویں صدی کے نمائندہ شاعر ہیں۔ ان کی ہر قلمی کاوش میں جاذبیت، معنویت اور مقصدیت سے آراستہ ہے اور ہمارے لیے گنج گراں مایہ کی حیثیت رکھتی ہے اور دل کے تاروں میں جھنجھناہٹ پیدا کرتی ہے۔ متون اقبال سطحیت، غیر ضروری لفاظی، غیر مانوس اسلوب، ناگوار اطالت اور غیر متعلقہ حوالوں سے قطعاً مبرا ہیں۔ علامہ اقبال نے ایک عظیم علمی و ادبی سرمایہ ہمارے تصرف میں دیا ہے۔ اس گنج گراں مایہ سے ملی اور تاریخی حوادث کی تحقیق کرنا، ان کا تفسیاتی، سماجی، تہذیبی، سیاسی، معاشی اور جہنیاتی مطالعہ کرنا اور ان سے اخذ و انضباط کرنا ہمارا ملی فریضہ ہے۔

رسول پاک ﷺ کے بارے میں علامہ اقبال کا سوز و گداز، عشق و محبت کی والہانہ کیفیت یقین، ایمان کی بے مثل پختگی، عجز و انکسار، اپنی کم مائیگی اور اپنے اعمال کے بارے میں روز محشر آپ ﷺ سے اظہار شرمساری بلکہ آپ ﷺ کو پاکر ہر دوسری نعمت سے بے نیازی کا جذبہ تمام کلام اقبال میں جگہ جگہ بوئے گل کی طرح بکھرا ہوا ہے۔ آپ کا ادبی، تحقیقی، تنقیدی اور شعری اثاثہ اس حقیقت کا شاہد ہے کہ اقبال عمر بھر ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں روح محمدی ﷺ کا صور پھونکتے رہے۔ اہل بیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی اہمیت اور محبت آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ اقوال رسول اکرم ﷺ کی روشنی میں امت میں اس باب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس لیے مشرق کے فلسفی شاعر علامہ اقبال نے اپنے اشعار میں مناقب اہل بیت کو ایک خاص اہمیت دی ہے۔ حضور ﷺ کی تعظیم میں شاعر موصوف نے اپنا فن نچھاور کر دیا ہے۔ اقبال کے نزدیک حضور ﷺ اسلام کی علامت ہیں اور ایک مسلمان کے لیے مثالی نمونہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی نصیحت کرتے ہوئے اقبال نے اپنے اشعار میں جابجا اتباع رسول ﷺ کا درس دیا ہے۔ دعوی حب رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ اقبال کے نزدیک لازم و ملزوم ہیں۔ نجات حقیقی کے لئے ان ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ناگزیر ہے۔ اور یہ رسول اکرم ﷺ سے گہری محبت اور پیار کے بغیر ناممکن ہے۔ حب رسول ﷺ کے بغیر آپ ﷺ کی اتباع محض ایک دکھاوا ہے اور کاغذ کے پھول کی طرح جو کوئی خوشبو اور دیرپا رنگ نہیں ہے۔ محبت رسول ﷺ کے بغیر کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حقیقی کامیابی پا سکتا ہے۔

فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں اقبال یہ بھی سمجھتا ہے کہ حب رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ آپ کے اہل بیت کے ساتھ بھی حقیقی و کامل محبت رکھی جائے۔ کلامِ اقبال کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآن اور رسول ﷺ کی پیروی میں کمال اہل بیت کی پیروی اور محبت کے بغیر ممکن نہیں۔ کلامِ اقبال میں یوں تو سبھی اہل

بیت کا تذکرہ زور و شور سے ملتا ہے تاہم حضرت علی کے بارے میں اقبال نے خصوصی شغف کا مظاہرہ کیا ہے۔ جونہی حضرت علی کا ذکر آتا ہے تو اقبال کا قلم اپنی جولانی کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اقبال کے اشعار جناب علی کے اوصاف حمیدہ سے لبریز ہیں۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم نے نامساعد حالات میں دین مبین کی تبلیغ کے لئے جو صعوبتیں برداشت کیں اور حضور ﷺ سے جو والہانہ عقیدت وارادت تھی تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی عظمت، حسن کردار، حق گوئی، ایثار، عدل واحسان، تقویٰ اور خشیت الٰہی پر قرآن پاک نے جابجامہر ثبت فرمائی ہے۔ موجودہ تحقیقی مقالہ میں کلامِ اقبال کی روشنی میں مناقب اہل بیت کو بیان کیا گیا ہے۔

کلامِ اقبال میں مناقب فاطمہ الزھرہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ حضور ﷺ کی پیاری اور لاڈلی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے لئے اقبال نے اپنی فارسی مثنوی "رموزبے خودی" میں ایک مستقل عنوان "در معنی ایں کہ سیدۃالنساءفاطمۃالزہرہ اسوہ کاملہ اہست برائے نساءاسلام" کے تحت آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کا تقابل حضرت مریم علیہ السلام سے کرتے ہوئے اقبال کہتے ہیں حضرت مریم علیہ السلام کی صرف ایک نسبت حضرت عیسیٰ سے ہے جب کہ حضرت فاطمہ کی بیک وقت تین نسبتیں ہیں۔ صاحبزادی خاتم النبیین ﷺ، زوجہ شیر خدا اور والدہ امام حسین ہیں۔ امام حسن نے خلافت کو ٹھکرا دیا اور امام حسین نے درس حریت دیا یہ اوصاف والدہ کی تربیت نے اولاد میں پیدا کیے۔

در نوائے زندگی سوز از حسین

اہل حق حریت آموز از حسین

سیرت فرزندہا از امہات

جوہر صدق و صفا از امہات

مزرع تسلیم را حاصل بتولؓ

مادراں را اسوہ کامل بتولؓ (۳۱)

اقبال مسلمان ماؤں کو اسوہ حضرت فاطمہ اپنانے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ قرون اولی کا دور دوبارہ آئے اور امام حسین جیسے نڈر اور حریت مند افراد پیدا ہوں اور اسلام کی کھیتی دوبارہ ہری ہو۔ لیکن ہماری جو ناگفتہ بہہ حالت ہے اس کے متعلق اقبال تحریر کرتے ہیں کہ

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا(۳۲)

اقبال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مثالی خاتون قرار دیتے ہیں۔ جب حضرت بی بی فاطمہ کا نام آتا ہے تو تقدیس میں قلمِ اقبال جھک جاتا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کئی وجوہ سے امت کے لئے قابل صد احترام ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ دختر سید البشر ہیں۔

مناقب حضرت علی

نبی کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم میرے لیے ایسے ہی ہو جسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام۔ خلیفہ چہارم حضرت علی شیر خدا بچوں میں ایمان لانے والے پہلے فرد تھے۔ افکار اقبال میں آپ کی شجاعت و بہادری، فقر، خودی اور عشق رسول ﷺ کے معرکے ہر جگہ عیاں ہیں۔ "اسرار خودی" میں اقبال نے ایک مستقل عنوان "در شرح اسرار اسمائے علی مرتضیٰ" کے عنوان سے آپ کے اوصاف کی ایک جھلک سامعین کے سامنے لائی ہے۔ 7ھ میں جب غزوہ خیبر ہوا جس میں پانچ قلعے فتح ہونے کے بعد جب چھٹا قلعہ جو مرحب کا پایہ تخت تھا اس کی فتح کے لئے کئی دن انتظار کرنا پڑا۔ محاصرے کے بیسویں دن حضرت علی نے مرحب کا قلع قمع کرکے اس قلعے کو بھی زیر نگین کرکے خیبر کے یہودیوں پر فتح حاصل کرلی۔ اس فتح میں زور حیدری کے متعلق کلام میں جابجا ذکر موجود ہے۔

چوں علی در سازبانان شعیر گردن مرحب شکن خیبر بگیر (۱۴)

اقبال نے جاوید نامہ کے "فلک زہرہ" پر بعنوان "مجلس خدایان اقوام قدیم" میں لعل، مردوخ، یعوق، فسر، لات، عسر، خسر، فرعون اور لارڈ کچیز کا ذکر کرتے ہوئے کیا کہ آج دوبارہ وار حیدر کی ضرورت ہے تاکہ ہر باطل قوت کو شکست دے کر عظمت اسلام کی آفاقیت دنیا پر واضح کی جائے۔ فلک مشتری میں نوائے غالب کے عنوان سے اقبال کہتے ہیں کہ ہم آل حیدر ہیں اور سورج کو مغرب سے واپس مشرق کی طرف لوٹا سکتے ہیں۔

ز حیدر یم ؓ من و تو ز عجب نبود گر آفتاب سوئے خاوراں (۱۵)

اقبال نے اپنی مثنوی "مسافر" میں بھی افغانستان کے بادشاہ "ظاہر شاہ" کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم دوبارہ احمد شاہ ابدالی کے صحیح جانشین بنو تاکہ حیدر کرار کی تلوار کی کاٹ دوبارہ تمہارے لہو میں شامل ہو جائے۔ پرچم اسلام دوبارہ دنیا میں بلند ہو۔ اقبال نے اپنے کئی مکاتیب میں حضرت علی کی بہادری، شجاعت اور اطاعت نبی ﷺ کا تذکرہ کیا ہے۔ اقبال نے خواجہ حسن نظامی، مہاراجہ کشن پرشاد، اکبر الہ آبادی، مولانا گرامی، سید سلیمان ندوی اور میر خورشید احمد کے نام اپنے مکاتیب میں حضرت علی حیدر کرار کے اوصاف کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ مولانا گرامی کو ایک خط محررہ ۱۲، اکتوبر ۱۹۱۸ء میں حضرت علی کی اطاعت نبی ﷺ اور حب رسول ﷺ کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ

> "شاہد نضیر نام کا ایک شخص تھا کہ ہجرت سے پہلے حضور ﷺ کو سخت ایذا دیتا تھا۔ فتح مکہ کے بعد جب حضور ﷺ شہر میں داخل ہوئے تو ایک مجمع عام میں آپ ﷺ نے سیدنا علی مرتضیٰ کو حکم دیا کہ اس کی گردن اڑادو۔ ذوالفقار حیدری نے ایک آن میں اس کم بخت کا خاتمہ کر دیا"(۱۶)

اقبال مسلمانوں کو سیرت حضرت علی سے واقعات بیان کر کے ان کے اندر سے موت کا خوف، فقر اور خودی کی بیداری کا درس دیتے ہیں کہ

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر و غنا نہ کر

کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری (۱۷)

مناقب حضرت امام حسین

نواسہ رسول حضرت امام حسین کا ذکر کلام اقبال کا ایک اہم عنوان ہے۔ اپنی مثنوی "رموز بے خودی" میں ایک مستقل عنوان "در معنی حریت اسلامیہ و سر حادثہ کربلا" میں عشق حسین اور قوت شبیری کی مکمل عکاسی کی ہے کہ امام حسین کا رتبہ بلندی میں آسمان کے برابر ہے۔ اُمت کے درمیان ان کی حیثیت وہی ہے جو سورہ اخلاص کو قرآن مجید میں حاصل ہے۔ ان کا عزم و حوصلہ پہاڑوں کی مانند محکم آمادہ بہ عمل اور پائیدار ہے۔ شام و بغداد کی رونق ختم ہو گئی ہے۔ سقوط غرناطہ ہمارے ذہنوں سے محو ہو گیا ہے لیکن سیدنا امام حسین کی تکبیر آج بھی زندہ ہے۔

در میان امت آں کہواں جناب ہمچو حرف قل ھواللہ در کتاب

موسیٰ و فرعون و شبیرؓ و پذیر ایں دو قوت از حیات آپدید (۱۸)

اقبال دسمبر ۱۹۳۱ء میں مسلم عالمی کانگرس میں شرکت کے لئے بیت المقدس گئے۔ فلسطین کے مقدس مقامات دیکھے اور ایک نظم "ذوق شوق" جو بال جبرئیل میں شامل ہے اس نظم کے اکثر اشعار فلسطین کے قیام کے دوران تحریر کیے گئے۔ عربوں کی استبداد اور مطلق العنانی کو دیکھ کر اقبال نے کہا تھا کہ آج محمود غزنوی جیسا کوئی نظر نہیں آرہا۔ قافلہ حجاز میں امام حسین کی مثل بھی کوئی نظر نہیں آتا جو راہ حق میں اپنی جان کی قربانی دے کر سرخرو ہو۔ اور عشق حقیقی کی تصویر پیش کی۔

صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق (۱۹)

اقبال نے جاوید نامہ میں "آن سوئے افلاک" کے عنوان کے تحت حرکت بہ کاخ سلاطین مشرق میں امام حسین کی شہادت کا ذکر کیا ہے کہ وہ کس طرح باطل قوتوں سے ٹکرائے۔ نادر شاہ افغان، احمد شاہ ابدالی اور ٹیپو سلطان کی شہادت کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے باطل قوتوں کا مقابلہ کس بہادری اور جواں مردی سے کیا۔ ہمارے یہی اسلاف دنیا سے تو چلے گئے لیکن ابھی تک ان کا ڈنکا بج رہا ہے۔

از نگاہ خواجہ بدر و حنین فقر و سلطان وارث جذب حسین (۲۰)

حرفے چند با امت عربیہ کے عنوان سے اقبال عرب قوم سے چند سوالات کرتے ہیں کہ

قیصر و کسریٰ کی قوتوں کو مٹانا۔ عربوں میں علماء، حکما اور فقرا پیدا ہوئے۔ غیرت اور حریت کا درس اس قوم نے دنیا کو دیا۔ ایوبی تلوار۔ مولانا روم۔ فخر الدین رازی، الحمرا اور تاج محل جیسی تعمیرات ہمارے اسلاف کی نشانیاں ہیں۔ بدر و حنین کے معرکے یہ سب حضور ﷺ کے ہی توسل سے ہمیں حاصل ہوا۔

گرمی ہنگامہ بدر و حنین حیدر و صدیق، فاروق و حسین (۲۱)

اقبال "خطاب بہ مخدرات اسلام" میں پردہ نشینان اسلام سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ تمہیں اسوہ فاطمہ کو اپنانا ہوگا تاکہ اسلام کے سنہری دور کی طرح تمہاری شاخوں پر حسین جیسا پھل لگے اور قرن اولیٰ کا دور دوبارہ آئے۔

تا حسینے شاخ تو بار آورد موسم پیشیں بگلزار آورد (۲۲)

صبر حسین کے متعلق سالک بلال تحریر کرتے ہیں کہ

"جہاں تک لفظ صبر کا تعلق ہے عرفاء کے نزدیک یہی ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے سالک کے رنج والم، راحت و خوشی میں بدل جاتے ہیں۔ صبر سے سالک شہوتوں، لذتوں اور راحتوں کی راہیں اپنے لئے مسدود کر دیتا ہے اور نفس امارہ کے تقاضوں کو ٹھکراتا ہے اس طرح سے دل کا نور پالیتا ہے"(۲۳)

سید منتظر عباس نقوی اپنی تصنیف "حروف اعجاز" میں آئمہ اہل بیت کی داخلی مطابقت کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ:

> "آئمہ اہل بیت کی داخلی مطابقت، ان کے کردار کی یک رنگی ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کی آج تک تردید نہ کی جا سکی۔ اگر کسی نے اعتراض برائے اعتراض کیا بھی تو کردار میں تو کوئی فرق نہ دکھلا سکے۔ پیش آنے والے حالات و واقعات کے فرق کو کردار کا فرق قرار دے دیا۔ امام حسن نے تخت سے دست برداری قبول کرلی۔ امام حسین نے میدان جنگ میں شہادت قبول کرلی۔ امام موسیٰ کاظم حکومت سے اختلاف کے جرم میں پوری جوانی قید میں گزار دی"(۳۳)

اقبال جب خطبات مدراس کی تیاری کر رہے تھے اس وقت 1928ء میں علامہ شیخ زنجانی لاہور تشریف لائے اور نثار حویلی میں اقبال کی ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ اس ملاقات کا مفصل احوال ڈاکٹر اکبر حیدری نے اپنی کتاب بعنوان "اقبال اور علامہ شیخ زنجانی" میں کیا ہے کہ

"اقبال کچھ دوستوں کے ساتھ نثار حویلی میں علامہ زنجانی کے پاس گئے اور ان سے خواہش ظاہر کی کہ وہ قرآن کی روشنی میں وحی اور الہام کے موضوع پر اظہار خیال کریں ساتھ یہ درخواست بھی کی کہ وحی اور الہام میں جو فرق ہے اس کی وضاحت کریں۔ دوسرا سوال برہان امامت کے بارے میں تھا کہ ظہور امام مہدی آخر الزمان کا کوئی وقت مقرر ہے کہ نہیں؟ شیخ زنجانی نے ایسا اطمینان سے جواب دیا کہ سب لاجواب ہو گئے اور پھر کسی نے کوئی سوال نہیں کیا"(۳۴)

اقبال نے بال جبریل کی ایک غزل کے آخری شعر میں بھی اہلبیت اطہار اور مدینہ منورہ کو اپنی آنکھوں کا سرمہ کہا ہے۔ جذبہ عشق کی بدولت ہی ذات صمدیت کا عرفان حاصل ہو سکتا ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف (۳۵)

کلام اقبال اہل بیت کی صداقت، امامت، اخلاقیات، فروغ فکر جہاد، جذبہ شہادت کی مثالوں سے لبریز ہے۔ دینی حمیت، سخاوت، قناعت، اخلاق فاضلہ از قسم ایثار، مہمان نوازی، انسان پروری، حسن اخلاق، عظمت کردار، جرات اظہار جیسی صفات اور اسوہ حسنہ کی اتباع کا درس دیتے ہیں۔

نتائج بحث

کلام اقبال میں جس طرح اہل بیت اطہار کا ذکر کیا گیا ہے وہ اشعار آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ مسلکی تعبیر کے رجحان اور رواج کے اس دور میں تمام مکاتب فکر کی بات کی ہے۔ منافرت اور تشدد سے پہلو تہی کرتے ہوئے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ اقبال کو دور حاضر کے فکری، علمی اور معاشرتی تقاضوں پر گہری نگاہ تھی۔ آپ کی تخلیقات آج بھی امت کو یک جہتی کا راستہ دکھاتی ہیں۔ "برگ گل" جو متروک کلام کا حصہ ہے اقبال اہل بیت اطہار سے اس طرح عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

واسطہ دوں گا اگر لخت دل زہرا کا میں

غم میں کیونکر چھوڑ دیں گے شافع محشر مجھے

رونے والا ہوں شہید کربلا کے غم میں

کیا در مقصد نہ دیں گے ساقی کوثر مجھے

ہوں مرید خاندان خفتہ خاک نجف

موج دریا آپ لے جائے گی ساحل پر مجھے

دل میں ہے مجھ بے عمل کے داغ عشق اہل بیت

ڈھونڈتا پھرتا ہے ظل دامن حیدر مجھے (۲۴)

نواسہ رسول امام حسین سے عشق و پیار کلام اقبال کا ایک محبوب موضوع ہے اور شہید کربلا سے محبت کرتے ہوئے اقبال لکھتے ہیں کہ

جس طرح مجھ کو شہید کربلا سے پیار ہے

حق تعالیٰ کو یتیموں کی دعا سے پیار ہے(۲۵)

کلام اقبال میں جو مقام و مرتبہ امام حسین کو دیا گیا ہے اس کے متعلق ڈاکٹر محمد ظفر حیدری ماہنامہ حکیم الامت سری نگر کے محرم نمبر میں اپنے مقالے میں تحریر کرتے ہیں کہ

"اقبال حضرت امام حسین کے کردار و سیرت سے اس حد تک متاثر ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے مجموعہ کلام فارسی و اردو میں اس مرد حق کی خدمت میں شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ موصوف نے آخری وقت تک مسلمانوں کو تلقین کی کہ امام عالی مقام کی سیرت اور ان کے نقش قدم پر چل کر ہی اپنی نجات حاصل کر سکتے ہیں"(۲۶)

ابتدائی کلام میں اقبال نے اپنے مذہب کا بھی ذکر کر دیا تھا کہ

پوچھتے کیا ہو مذہب اقبال یہ گنہگار بوترابی ہے (۲۷)

اقبال ابوترابی ہوتے ہوئے بھی اصحاب ثلاثہ کے انکاری نہیں ہیں۔ ان کے کلام میں تہذیب، شائستگی اور صداقت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ الفاظ کا دروبست، سلاست روانی، عزم و ہمت اور جستجو کی کارفرمائی کی جابجا فراوانی ہے۔ کلام میں خیال آفرینی اور مضمون پیرائی کے ساتھ ایک ترنم اور بہاو ہے جو دل کی گہرائیوں میں اترتا اور فکر انگیز جذبے تخلیق کرتا ہے۔

بغض اصحابہ ثلاثہ سے نہیں اقبال کو دق مگر اک خارجی سے آکے مولائی ہوا(۲۸)

اقبال نے اپنی نظم "التجائے مسافر" میں اپنے استاد محترم سید میر حسن شاہ کے متعلق بھی تحریر کیا تھا کہ

وہ شمع بارگہہ خاندان مرتضوی رہے گا مثل حرم جس کا آستان مجھ کو(۲۹)

کلام اقبال ایک مقصد اور پیام لیے ہوئے ہے جو ہمیں غور و فکر کی روشنی عطا کرتا ہے کہ کس طرح اسلامی طرز زندگی کے احیاء کو اپنا نصب العین بنانا ہے۔ ان کے کلام میں ملی اور قومی مسائل اور اسلاف کی تاریخ کی نمائندگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ افکار اقبال میں مذہب، اسلامی اقدار اور اسلاف کی تاریخ کا گنج گراں مایہ بہت

نمایاں ہے۔ان کے کلام میں قومی اتحاد واتفاق کی ضرورت واہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حضرت علی کا نام انتہائی ادب واحترام سے لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ہمیشہ ورد زباں ہے علیؑ کا نام اقبال کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے (۳۰)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی** (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1972ء)، 95

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī* (Lahore: Shēikh Ghūla'm Alī and Sons, 1972), 95

۲۔ ایضا، 156

Ibid, 156

۳۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو** (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1972)، 224

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū* (Lahore: Shēikh Ghūla'm Alī and Sons, 1972), 224

۴۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 188

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 188

۵۔ ایضاً، 190

Ibid, 190

۶۔ محمد حسین ہیکل، **حضرت ابو بکر صدیق**، ترجمہ: محمد احمد پانی پتی (لاہور: علم و عرفان پبلشرز، 2004ء)، 425

Mūhammād Hūssāin Hāikēl, *Hāzrat Abū Bākr Sāddīquē*, Translation: Mūhammād Ahmād Pa'nī pātī (Lahore: Ilm ō irfān Publishers, 2004), 425

۷۔ محمد اقبال بنام خان نیاز الدین مشمولہ **کلیات مکاتیب اقبال** مرتبہ مظفر حسین برنی (دہلی: اردو اکادمی، اشاعت چہارم 1993ء)، 2/ 88

Mūhammād Iqbāl ba naa'm Khān Nīyāz ul Dīn Mashmōōla *Kulyāt Makātēēb e Iqba'l*, Mūrttāb Muzaffēr Hūssaīn Būrnī, 1993), 2/ 88

۸۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 655

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 655

۹۔ محمد ریاض، ڈاکٹر، **جاوید نامہ** (لاہور: بزم اقبال، 1988ء)، 257

Mūhammād Riyāz, Dr. , *Jāvēd Naa'mā* (Lahore: Bāzmē Iqbāl, 1988), 257

۱۰۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 832

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 832

۱۱۔ محمد اقبال، **تشکیل جدید الہیات اسلامیہ**، ترجمہ سید نذیر نیازی (لاہور: بزم اقبال، 1983ء)، 251

Mūhammād Iqbāl, *Tāshkīl ē Jādīd Ila'hīyāt ē Islāmiyā*, Translation: Syēd Nāzīr Nīyāzi (Lahore: Bāzm ē Iqbāl, 1983), 251

۱۲۔ مائیکل ھارٹ، سو عظیم شخصیات، مترجم **علیم اقبال**(لاہور: مشتاق بک کارنر، 2012)، 264

Michak Hart, *Hundred greet personalities*, Translation: Alēēm īqbāl (Lahore: Mūstāq Book Cōrnēr, 2012), 264

۱۳۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 204

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*,204

۱۴۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 158

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 158

۱۵۔ ایضاً، 706

Ibid, 706

۱۶۔ محمد اقبال بنام مولانا گرامی مشمولہ **کلیات مکاتیب اقبال** جلد اول (مرتبہ) مظفر حسین برنی (دہلی: اردو اکادمی، 1989ء) 1/751

Mūhammād Iqbāl ba naa'm Moūlāna Garāmī Mashmōōla *Kulyāt Makātēēb e Iqba'l*, Mūrttāb Muzaffēr Hūssaīn Būrnī, (Dehli: Urdū Acādemy,1993), 1/751

۱۷۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 250

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, Mūhammād Iqbāl, Kūlya't ē Urdū , 250

۱۸۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 110

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 110

۱۹۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 404

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 404

۲۰۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 760

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 760

۲۱۔ ایضاً، 635

Ibid, 635

۲۲۔ ایضاً، 155

Ibid, 155

۲۳۔ سالک بلال، **اقبال اور تصور عبدیت** (سری نگر: میزان پبلشرز، 2011ء)، 42

Sālak Bīlāl, *Iqbāl our Tasūwār ē Abdīyāt* (Sirinager: Mēzān Publishers, 2011), 42

۲۴۔ محمد اقبال، **ابتدائی کلام اقبال** (مرتبہ) گیان چند (لاہور: اقبال اکادمی، 2004ء)، 213

Mūhammād Iqbāl, *Ibtādaī Kāla'm ē Iqbāl*, Mūrattab Gīyān Chnd (Lahore: Iqbāl Academy, 2004), 213

۲۵۔ ایضاً، 67

Ibid, 67

۲۶۔ محمد ظفر حیدری، ڈاکٹر، **کیا معرکہ کربلا دو شہزادوں کی جنگ تھی** مشمولہ حکیم الامت، شمارہ نمبر ۴، جلد نمبر ۱۲، سری نگر، نومبر۔دسمبر 2017ء، 55

Mūhammād Zafār Haīdrī, Dr., *Kiyā Mārka Karbāla Do Shāhzādo kī Jāng* Thī, Mashmōōlā Hakēēm ul Ummāt, Issue no: 4, Vol: 12, Sirinager, November-December, 2017,55

۲۷۔ محمد اقبال، **کلیات باقیات اقبال** (مرتبہ) ڈاکٹر صابر کلوروی (لاہور: اقبال اکادمی ۲۰۰۴ء)، 258

Mūhammād Iqbāl, *Kūlyāt Bāqīyāt e Iqbāl*, Murattab: Dr. Sa'bīr Kalōōrī (Lahore: Iqbāl Acadēmy, 2004), 258

۲۸۔ ایضاً، 277

Ibid, 277

۲۹۔ محمد اقبال، **ابتدائی کلام اقبال**، 287

Mūhammād Iqbāl, *Ibtādaī Kāla'm ē Iqbāl*, 287

۳۰۔ محمد اقبال، **کلیات باقیات اقبال**، 274

Mūhammād Iqbāl, Kūlyāt Bāqīyāt e Iqbāl,

۳۱۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 153

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 153

۳۲۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 315

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 315

۳۳۔ سید منتظر عباس نقوی، **حروف اعجاز** (اسلام آباد: صدف پبلی کیشنز، 2002ء)، 31

Syēd Mūntzīr Abbās Naqwī, *Hārōf ē Ijāz* (Islamabad: Sadāf Publīcations, 2002), 31

۳۴۔ اکبر حیدری کشمیری، **اقبال اور علامہ شیخ زنجانی** (لکھنو: حیدری پبلی کیشنز 2002ء)، 103

Akbēr HAidrī Kashmīrī, *Iqbāl our Allāma Shēikh Zānja'nī* (Lakhnow: Hāidrī

Publications, 2002), 103

۳۵۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 333

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 333

۳۶۔ ایضاً، 81

Ibid, 81

۳۷۔ ایضا، 203

Ibid, 203

۳۸۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 643

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Fārsī*, 643

۳۹۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 513

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 513

۴۰۔ ایضاً، 270

Ibid, 270

۴۱۔ شبلی نعمانی، **سیرۃ النبی ﷺ** جلد اول (لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2003)، 292

Shiblī Nōumānī, *Sēērat ūl Nābī* (Lahore: Islāmī Kūtb Khāna, 2003), 292

۴۲۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 489

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 489

۴۳۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال فارسی**، 709

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Fārsī*, 709

۴۴۔ ایضاً، 112

Ibid, 112

۴۵۔ محمد اقبال، **کلیات اقبال اردو**، 247

Mūhammād Iqbāl, *Kūlya't ē Iqbāl Urdū*, 247

۴۶۔ ایضاً، 146

Ibid, 146